فرقہ ناجیہ اور فضیلت اہل حدیث

تالیف **الامام أبو حامد أحمد بن محمد إبراهيم** رحمۃ اللہ علیہ
النیسابوری

نظرثانی **ابو معاذ محمد حنیف عبد الکریم**
الداعی بالمکتب التعاونی للدعوة والارشاد
وتوعیة الجالیات عنیزہ القصیم

ترجمہ **محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی**

تحقیق **ڈاکٹر عبد المجید**
جمعة الجزائری

بلاشبہ بنی اسرائیل 72 گروہوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت 73 گروہوں میں بٹ جائے گی ایک کے علاوہ سارے آگ میں جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی وہ کونسا گروہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو اس دین پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔
(ترمذی: 2641)



مکتبہ
ابن الصلاح شہداد پور

Email: ialhusainwy@gmail.com Web: www.ihitrust.com

فہرست

عرض مترجم

علامہ ابو حامد احمد بن محمد بن ابراہیم المقریٔ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (**الفرقة الناجية من النار وبيان فضيلة اهل الحديث على سائر المذاهب ومناقبهم**) کا ملخص ترجمہ پیش خدمت ہے۔
اس سے فرقہ ناجیہ واہل الحدیث کی فضیلت کا بخوبی علم ہو سکے گا۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ علامہ احمد المقریٔ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی مختصر وقت میں اس موضوع کے تمام پہلوؤں پر قرآن و حدیث کے دلائل سے جامع روشنی ڈالی ہے۔

ترجمہ میں اُردو قارئین کی رعایت کرتے ہوئے لفظی ترجمہ کے بجائے رواں اور بامحاورہ ترجمہ کو پسند کیا گیا ہے لیکن اس آزاد ترجمانی میں متن کی پوری رعایت کی گئی ہے۔ ترجمہ کے وقت کتاب کا محقق ایڈیشن پیشِ نظر رہا ہے۔ عربی کتاب میں عنوانات قائم نہیں تھے لہٰذا تفہیم کے لئے عنوانات قائم کیے گئے ہیں اور قرآنی آیات کا ترجمہ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر حافظ عبدالسلام بن محمد حفظہ اللہ کی تفسیر سے نقل کیا گیا ہے۔ میں اپنے مربی و مشفق استاذ فضیلۃ الشیخ ابو معاذ محمد حنیف عبدالکریم حفظہ اللہ کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے بندۂ عاجز کو اس لائق سمجھا کہ اس کتاب کا ترجمہ کروں اور انہوں نے میری مکمل رہنمائی بھی کی اور اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر نظر ثانی کے فرائض سرانجام دیئے اور کتاب کو مزید مزین کرنے کے لئے مقدمہ بھی لکھا۔ (**فجزاه الله خيرا عنى وعن المسلمين**) اور اپنے سُسر ابو عامر اصغر علی مغل حفظہ اللہ کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کمپوزنگ کے فرائض سرانجام دیئے۔
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو میرے لئے اور والدین واہل وعیال کے لئے درجات کی بلندی و جنت میں داخلے کا سبب بنائے اور ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے۔ ہمیں احادیثِ رسول ﷺ کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور اُن کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نیز اس کارِ خیر میں تعاون کرنے والے تمام افراد کو ان کی کوششوں پر دنیا اور آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے خصوصاً میرے والدین و اساتذہ کرام جنکی کاوش سے بندۂ عاجز اس مقام تک پہنچا ہے۔

قارئین سے بھی التماس ہے کہ راقمین ، معاونین ، والدین و اساتذہ کرام خصوصاً حافظ فہیم الدین ، حافظ عبدالعزیز ، ملک اکرم ، رضوان قریشی ، قاری ساجد امر ، فتاح اللہ ، تصور حسین ، حافظ علیم مہر جاید اور آفاق رفیق اللہ کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

العبد الفقیر الی رحمة ربه القدیر

محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی

شہداد پور (سندھ)

0300-3353452

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

مقدمہ

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی اٰلہ واصحابہ ومن اھتدیٰ بھدٰہ وبعد.

اللہ تعالیٰ کا دین دنیا میں غالب ہونے اور قیامت تک باقی رہنے کے لئے آیا ہے اس کے مقابل میں تمام باطل ادیان اور مذاہب مِٹ جائیں گے، ختم ہو جائیں گے لیکن دینِ حق کتاب وسنۃ کو اللہ تعالیٰ مٹنے نہیں دے گا۔ اس دین کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے ایسے بندے پیدا کیے ہیں جو حق کو باطل سے جُدا کرتے ہیں اور باطل کے مقابل میں دیوار بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔ نبی مکرم جناب محمد ﷺ کی سنتوں اور طریقوں کو اپنا کر زندگی گزارتے ہیں اور بدعات وخرافات سے اجتناب کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جو نبی کریم ﷺ کی شریعت کے وارث ہیں، ہر عالم، مجتہد اور امام کی رائے، قیاس اور قول کو چھوڑ سکتے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کا فرمان چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ اہل بدعت کی نظروں میں یہ لوگ کانٹوں کی طرح چبھتے ہیں۔ جبکہ اھل ایمان ان ہی لوگوں کو اپنی محبت کے اصل حقدار سمجھتے ہیں۔ ہر دور میں ان لوگوں کا ایک خاص مقام رہا ہے اور ان کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ ان کی نسبت نبی مکرم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب (احسن الحدیث) قرآنِ پاک اور وحی خفی نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کی طرف ہوتی ہے۔ یعنی اہل الحدیث کے نام سے دنیا ان کو جانتی ہے۔

اس جماعت (اہل الحدیث) کی فضیلت اور عظمت کے متعلق متقدمین اور متاخرین علماء کرام کے اقوال اور فرمودات کو اسلامی تاریخ نے محفوظ کیا ہے بلکہ بعض علماء اور ائمہ کرام نے اہل الحدیث کی فضیلت بیان کرنے میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔

ان کتابوں میں سب سے معروف ایک کتاب پانچویں صدی ہجری کے ایک معروف امام، امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے، جس کا نام شرف اصحاب الحدیث ہے، امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۴۶۳ھ ہجری ہے، جب کہ اس سے بھی ایک صدی پہلے کے ایک عالم اور محدث نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے، جن کا نام احمد ابو حامد الواعظ المقرئ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۶۴ھ ہجری) ہے۔ ان کی کتاب کا نام (الفرقة الناجيةو فضيلة اهل الحديث) ہے۔ اس کتاب کے مصنف أئمہ حدیث میں سے کئی ایک بڑے بڑے محدثین کے استاد ہیں۔ چوتھی صدی ہجری میں اس جماعت کی فضیلت پر کتاب لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی سب سے پہلی جماعت، جماعت أہل الحدیث ہے۔ باقی مسالک اور جماعتیں بشمول مسالک أربعہ بعد کی ایجاد ہیں۔ امام احمد ابو حامد الواعظ المقرئ رحمہ اللہ کی اس کتاب کو ہمارے محترم نوجوان فاضل بھائی محمد سلیمان بن صلاح الدین محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اُردو قالب میں ڈھالا ہے تا کہ اُردو دان طبقہ بھی اس عظیم الشان تالیف سے مستفید ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مصنف، مترجم اور اس کی نشر و توزیع میں تعاون کرنے والوں کے لئے اور اس کو پڑھنے والوں کے لئے خیر و برکت کا باعث بنا دے اور مصنف و مترجم اور ہمارے لئے درجات کی بلندی کا سبب بنا دے۔ اور ہم سب کو حقیقتاً اہل الحدیث اور اہل السنۃ بنا دے۔ اللہ تعالیٰ ہر متبع سنت کو دینِ حق پر ثابت قدم رکھے اور ہر قسم کے شر اور فتنوں سے اسے محفوظ رکھے، اور باطل پرستوں فتنہ پروروں اور سنت نبوی کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ نیست و نابود کر دے اور ان کے شر اور نقصان سے اہل الحدیث کو محفوظ رکھے۔ آمین

و صلى الله تعالى على نبينا محمد و على اٰله و صحبه أجمعين .

کتبه : ابو معاذ محمد حنیف عبدالکریم

الداعي بالمكتب التعاوني للدعوة والارشادو توعية الجاليات عنيزه القصيم.

مصنف کے حالات زندگی

امام صاحب کے حالات زندگی بہت ہی کم ملتے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نام	احمد بن محمد بن ابراہیم النیسابوری
کنیت	ابو حامد
لقب	الواعظ، المقرئ

مشہور اساتذہ

(۱) : عبداللہ بن شیرویہ

(۲): احمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن خزیمہ

(۳):ابوالعباس محمد بن اسحاق الثقفی السراج

مشہور شاگرد

ابوعبداللہ الحاکم (صاحب المستدرك)

علم و تقوی

آپ کو تمام علوم وفنون میں مکمل عبور حاصل تھا آپ نے کثیر تعداد میں احادیث لکھی تھیں لیکن تقویٰ اختیار کرتے ہوئے کبھی بھی احادیث بیان نہیں کیں۔تیس سال تک مسجد ہی میں رہے۔آپ بہترین سیرت کے مالک تھے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ ان کے بارے میں فرماتے ہیں

"وہ عالم وفاضل شخص تھے بہت زیادہ حدیثیں لکھیں مگر تقویٰ کی وجہ سے بیان نہیں کیں۔"

وفات : ان کی وفات ماہ شوال سن 364 ہجری میں ہوئی،ان کی کل عمر 76 سال تھی۔

---

(1) : تاریخ الاسلام للذہبی 224/8 والروض الباسم فی تراجم الشیوخ الحاکم ص 264

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

الحمد لله رب العالمين وا لصلوٰة والسلام على سيد الانبياء

والمرسلين وعلى آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين

ہمیں خبر دی الشیخ الا مام العلامہ ابوالیمن زید بن حسن بن زید بن حسن الکندی رحمۃ اللہ علیہ نے سن 601 ہجری میں (کہا) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ الحسین اور ابومحمد عبداللہ جو کہ علی بن احمد کے بیٹے ہیں (کہتے ہیں) ہمیں بیان کیا الشیخ ابومنصور محمد بن محمد بن عبدالعزیز العکبر ی (کہتے ہیں) ہمیں خبر دی ابوسہل محمود بن عمر بن جعفر (عکبر مقام پر پڑھی) (کہا) ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن محمد حسن السرخسی (کہا) ابو حامد احمد بن محمد بن ابراہیم المقر ی سے رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی وضاحت کے متعلق سوال کیا گیا سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً " (۱). ترجمہ: عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔

کیا ان فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ نجات پانے والا ہے؟

کیا رسول اللہ ﷺ اہل الحدیث تھے؟

فرقہ ناجیہ وہ ہے جس کو اصحاب النبی ﷺ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

امت میں سے ہر گروہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہی فرقہ ناجیہ ہے۔ چاہے اس نے اس (منہج) کو چھوڑ دیا ہو اس کا بھی یہی دعوی ہے۔

اصول : حق کی دلیل ہوتی ہے جو اس کو ثابت کرتی ہے اور باطل کی بھی دلیل ہوتی ہے لیکن وہ اس کو مٹاتی اور ختم کردیتی ہے۔ یہ بات درست نہیں کہ باطل کی دلیل ثابت اور قائم ہوجائے اگر

---

1): أخرجه ابوداؤد(4596) والترمذی(2640) وابن ماجه(3991) عن أبی هريرةؓ وقال الترمذی حديث حسن صحيح وصححه الشيخ الألبانی بشواهده فی(الصحيحة)(203)

باطل کی دلیل ثابت وقائم ہوجائے جس طرح حق کی دلیل ثابت وقائم ہوتی ہے تو حق اور باطل مشتبہ (خلط ملط) ہوجائیں گے اور تاویل کرنے والے حیران (پریشان) ہوجائیں گے۔

حاشا اللہ کہ ایسا ہوجائے۔

دلیل اصول

☆(۱) فرمان الٰہی: ﴿وَقُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَزَهَقَ الۡبَاطِلُ اِنَّ الۡبٰطِلَ كَا نَ زَهُوقاً﴾ (الاسراء۸۱).

ترجمہ:" اور کہہ دیجئے حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹنے والا ہی تھا۔

☆(۲) فرمان الٰہی: ﴿بَلۡ نَقۡذِفُ بِالۡحَقِّ عَلَى الۡبَاطِلِ فَيَدۡ مَغُهُ﴾ (الانبیاء۱۸).

ترجمہ: " بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا دماغ کچل دیتا ہے۔"

☆(۳) فرمان الٰہی: ﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِي الۡاَرۡضِ﴾ (الرعد۱۷). ترجمہ: "پھر جو جھاگ ہے سو بیکار چلا جاتا ہے اور وہ چیز جو لوگوں کو نفع دیتی ہے سو زمین میں رہ جاتی ہے۔" یہ بات اللہ تعالیٰ نے ان جملوں کے بعد کہی ہے۔ ﴿كَذَٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ﴾ (الرعد۱۷). ترجمہ: "اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے"

جب ہم نے اس کو ذکر کر دیا تو واجب ہوگیا ہے کہ ہم اس دلیل کو تلاش کریں جو اس بات کو ثابت کرے کہ فرقہ ناجیہ کون ہے؟ جب ہم نے تلاش شروع کی تو اللہ کی کتاب کو اس پر دلالت کرتے ہوئے پایا اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث اس کی گواہی دے رہی ہیں، تمام فرقوں کا اتفاق اس کو صراحت کے ساتھ ذکر کرتا ہے، سلف صالحین کے اقوال اس کو صحیح قرار دیتے ہیں اور طبیعت سلیمہ اس کو جلد قبول کرتی ہے۔

کتاب اللہ کے دلائل:

☆(۱) فرمان الٰہی:

﴿فَإِمَّا يَأۡتِيَنَّكُم مِّنِّى هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقَىٰ﴾ (طٰہٰ ۱۲۳).

✓ ترجمہ: "پھر اگر کبھی واقعی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کے پیچھے چلا تو نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پڑے گا۔"

اس کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ جس نے قرآن کی پیروی کی وہ دنیا میں گمراہی سے اور آخرت میں مصیبت سے محفوظ رہے گا۔(2).

☆(۲) **فرمان الٰہی:** ﴿وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُواْ﴾ (آل عمران ١٠٣).

ترجمہ: "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔"

✓ **حبل اللہ سے مراد قرآن ہے۔**(3).

☆(۳) **فرمان الٰہی:** ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ﴾(الانعام ١٥٣). ترجمہ: "اور یہ کہ بیشک یہی میرا سیدھا راستہ ہے اس پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔"

یہاں "سَبِيلِهِ" سے مراد دین ہے اور "صراط مستقیم" سے مراد قرآن کریم ہے۔ اس کو تھامنے والے ہی نجات پانے والے ہیں اور اس کو چھوڑنے والے اور اس پر کسی اور کو ترجیح دینے والے ہی ہلاک ہونے والے ہیں۔

فرامین رسول ﷺ سے دلائل

✓ ☆(۱) حدیث: (إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي)

(4). ترجمہ: " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میں تم میں دو ایسی چیز چھوڑ کر

---

(2): هو مروى عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنظر '' تفسيرالطبرى'' (191/16)

(3): ثبت مرفوعاً ،اخرجه مسلم (2408) عن زيد بن أرقم به.

(4): أخرجه مالك فى ''الموطا'' (2618) بلاغا، وللحديث شواهد يتقوى بها، كما فى '' الصحيحة'' (1761)

جانے والا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی کے ساتھ تھام کر رکھو گے کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔
(وہ) کتاب اللہ اور میری سنت ہے۔

☆(۲) حدیث: ((مَنْ تَمَسّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمّتِي فَلَهُ أجرُ سَبْعِيْنَ مِنْكُم))(5).
ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے میری سنت کے ساتھ تمسک اختیار کیا میری امت کے فساد (گمراہی) کے وقت اس کے لئے تم میں سے 70 لوگوں کے برابر اجر ہے

☆(۳) حدیث: (لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ... فَيُقَالُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أحْدَثُوا بَعْدَكَ . فَأقُوْلُ: سُحْقًا)(6). ترجمہ: " رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن کئی لوگوں کو میرے حوض سے دھتکار دیا جائے گا جیسے اجنبی اونٹوں کو دھتکار دیا جاتا ہے۔(الحدیث)
(حدیث کے آخر میں یہ الفاظ مذکور ہیں) بیشک آپ ﷺ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا (دین میں نیا کام) ایجاد کیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں کہوں گا دور کر دو۔"

ان دلائل پر جو ہم نے ذکر کیے ہیں تمام فرقے متفق ہیں اور اس بات پر بھی متفق ہیں کہ نجات پانے والا گروہ وہی گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھام کر رکھے اور کبھی بھی اس کو نہ چھوڑے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ تمسک اختیار کرے اور کبھی اس کی مخالفت نہ کرے۔

---

(5):أخرجه الطبرانی في "الأوسط" (5414) ومن طريقة أبونعيم في ''الحلية" (200/8) عن أبی هريرة ؓ به ، وقال الهيثمی في " مجمع الزوائد'' (418/1) وفيه محمد بن صالح العدوی ، ولم أر من ترجمه ، وبقية رجاله ثقات۔ وله شاهد عن ابن عباس ؓ بلفظ '' مائة شهيد'' أخرجه ابن بشران فی ''الأمالی" (501 و700) وفيه ضعف شديد ، وانظر'' الضعيفة'' (326)۔

(6) : أخرجه مسلم (249) عن أبی هريرة ؓ وله شاهد عن أم سلمة وسهل بن سعد فی'' الصحيحين''۔

فرقہ ناجیہ کون ؟

کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ، اتفاق امت اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کے ساتھ تمسک اختیار کرے۔ جب ہم نے اس صفت کے مستحقین کو تلاش کیا تو اہل الحدیث کے علاوہ کسی اور کو نہیں پایا۔

کیا قرآن کو حدیث بھی کہا جاتا ہے؟

قرآن مجید میں ایسی آیات ملتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کو حدیث کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ:

☆(۱) فرمان الٰہی: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحۡسَنَ الۡحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ﴾ (الزمر ۲۳).

ترجمہ: "اللہ نے سب سے اچھی بات نازل فرمائی، ایسی کتاب جو آپس میں ملتی جلتی ہیں (ایسی آیات) جو بار بار دھرائی جانے والی ہیں۔"

☆(۲) فرمان الٰہی: ﴿وَمَنۡ أَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا﴾ (المائدہ ۵۰) ترجمہ: "اور اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کون ہے؟۔"

☆(۳) فرمان الٰہی: ﴿أَفَمِنۡ هٰذَا الۡحَدِيثِ تَعۡجَبُونَ ۝ وَتَضۡحَكُونَ وَلَا تَبۡكُونَ﴾ (النجم ۵۹-۶۰). ترجمہ: "تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔"

☆(۴) فرمان الٰہی: ﴿فَذَرۡنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهٰذَا الۡحَدِيثِ سَنَسۡتَدۡرِجُهُم مِّنۡ حَيۡثُ لَا يَعۡلَمُونَ﴾ (القلم ٤٤). ترجمہ: "پس چھوڑ مجھے اور اس کو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے ہم ضرور انہیں آہستہ آہستہ (ہلاکت کی طرف) اس طرح لے جائیں گے کہ وہ نہیں جانیں گے۔"

اس کے علاوہ دیگر آیات ہیں جس میں اللہ نے قرآن کو حدیث کہا ہے۔ پس کسی جاہل و عالم پر یہ مخفی نہ رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو بھی حدیث کہا جاتا ہے۔ اللہ رب العالمین کی کتاب

✓ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی حدیث ہیں اور اس کے ساتھ تمسک اختیار کرنے والے وہ اس کے اہل (ماننے والے کہلاتے) ہیں۔ اوراس کے ماننے والے اہل حدیث ہی ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں جو کہ دنیا میں بھی گمراہ نہ ہوں گےاور آخرت میں مصیبت میں نہیں پڑیں گے کیونکہ انہوں نے قرآن وحدیث کی اتباع کی ہےاور جوانکی (قرآن وحدیث) کی اتباع کرے گا وہی ہدایت یافتہ، فلاح پانے، کامیاب ہونے والے، نجات پانے والے ہیں۔ جومیں نے دلائل ذکر کیے ہیں اس سے واضح ہو گیا کہ اہل الحدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے۔

✓ رسول اکرم ﷺ کو اتباع وحی کا حکم

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ بات بیان کی ہے کہ:

☆(۱) فرمان الٰہی: ﴿ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴾ (النجم ۳- ٤).

ترجمہ: "اور نہ وہ اپنی خواہش سے بولتا ہے وہ تو صرف وحی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔"

✓ ☆(۲) فرمان الٰہی: ﴿ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ﴾ (الاحزاب ۲).

ترجمہ: "اوراس کی پیروی کر جو تیرے رب کی جانب سے تیری طرف وحی کی جاتی ہے۔"

☆(۳) فرمان الٰہی: ﴿ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ﴾ (ص ۲٦).

ترجمہ: "اور خواہش کی پیروی نہ کرورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکادے گی۔"

✓ ☆(۴) فرمان الٰہی: ﴿ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ﴾ (المائدہ ٤٩).

ترجمہ: "اور یہ کہ ان کے درمیان اس کے ساتھ فیصلہ کر جو اللہ نے نازل کیا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کر۔"

✓ ☆(۵) فرمان الٰہی: ﴿ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ﴾ (المومنون ۷۱). ترجمہ: "اور اگر حق ان کی خواہشوں کے پیچھے چلے تو یقیناً سب آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے بگڑ جائیں۔"

☆(٦) فرمان الٰہی: ﴿قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ٥ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَـٰلَمِينَ ﴾(ص ٨٦- ٨٧). ترجمہ: " کہہ دیجئے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔نہیں ہے یہ مگر ایک نصیحت تمام جہانوں کیلئے۔"

☆(٧) فرمان الٰہی: ﴿قُلْ لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَآ أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ٥ قُلْ إِنِّى عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّى﴾ (الانعام ٥٦ - ٥٧). ترجمہ: " کہہ دیجئے میں تمہاری خواہشوں کے پیچھے نہیں چلتا یقیناً میں اس وقت گمراہ ہو گیا اور میں ہدایت پانے والوں میں سے نہیں ہوں۔ کہہ دیجئے بے شک میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں۔"

☆(٨) فرمان الٰہی: ﴿قُلْ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنْ أُبَدِّلَهُۥ مِن تِلْقَآئِ نَفْسِيٓ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ﴾(یونس ١٥). ترجمہ: " کہہ دیجئے میرے لئے ممکن نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں پیروی نہیں کرتا مگر اسی کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ بے شک میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

اس کے مشابہہ کئی آیات ہیں جس میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے کہ آپ ﷺ صرف اسی کی اتباع کیا کرتے تھے جو آپ ﷺ کی طرف وحی کی جاتی تھی، اپنی طرف سے کچھ نہیں گھڑتے تھے، اپنی خواہش، رائے کی اتباع نہیں کرتے تھے، آپ ﷺ کو صرف اتباع وحی کا حکم دیا گیا ہے، خواہشات کی اتباع سے روک دیا گیا ہے۔ (خواہش کو ہی رائے، اور رائے کو خواہش کہا جاتا ہے)

جب آپ ﷺ کو خواہش سے منع کیا گیا ہے تو یقیناً رائے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ اور جس وحی کی اتباع کا حکم دیا اور اس کے مطابق فیصلے کرنے کا حکم دیا گیا وہ یقیناً کتاب اللہ کی اتباع کا حکم ہے۔ جس کو حدیث کہا جاتا ہے۔

اورآپ ﷺ کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ حدیث کو ماننے والوں میں سے ہوں (یعنی کہ آپ ﷺ کو اہل الحدیث ہونے کا حکم ہے) اور اہل الرائے، اہل الھویٰ سے منع کیا گیا ہے (یعنی کہ آپ اہل الرائے سے اجتناب کریں)

اس بات سے جو ہم نے ذکر کی یہ ثابت ہوگیا کہ آپ ﷺ اہل الحدیث ہیں بلکہ ان کے سردار اور امام ہیں اور ہمیں یہ حکم ہے کہ آپ ﷺ کی اتباع واقتداء کی جائے۔

اتباع رسول ﷺ کا حکم

اللہ تعالیٰ نے امت کو رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور اطاعت کا حکم دیا ہے۔

☆(۱) **فرمان الٰہی** : ﴿ **وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ** ﴾(التغابن ۱۲).

ترجمہ : "اور اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو۔"

☆(۲) فرمان الٰہی: ﴿ **وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ** ﴾(الاعراف ۱۵۸).

ترجمہ: "اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔"

☆(۳) فرمان الٰہی: ﴿ **فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** ﴾(النور ۶۳). ترجمہ: "سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ آپہنچے یا انہیں دردناک عذاب آپہنچے۔"

☆(۴) فرمان الٰہی: ﴿ **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا** ﴾(الاحزاب ۲۱). ترجمہ: "بلاشبہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ہمیشہ سے اچھا نمونہ ہیں اس کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہو۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے امت کو یہ حکم دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کریں، جو آپ دیں اس کو لے لیں اور جس سے روکیں اس سے باز آجائیں اور اہل الھویٰ والرائے میں سے نہ ہوں۔

شبہ : اگر کوئی کم عقلی اور کم علمی کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ اللّٰهُ ﴾(النساء ۱۰۵). ترجمہ: "بے شک ہم نے تیری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی تاکہ تو لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرے جو اللہ نے تجھے دکھایا ہے۔" سے یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رائے کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم دیا ہے (تو غلط ہے)۔

ازالہ: جاہل کو یہ بات جان لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس آیت میں اپنی طرف سے فیصلہ کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم یہ دیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دکھائے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دکھاتا ہے وہ وہی کتاب ہے جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی، اس میں اپنے احکامات و فرائض ذکر کیے، جو کتاب اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کی ہے اس کا نام خود اللہ تعالیٰ نے حدیث بیان کیا ہے۔ اپنے اس فرمان میں ﴿ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ ﴾(الزمر ۲۳). ترجمہ: "سب سے اچھی بات نازل کی۔" اور دیگر آیات ہیں جو ہم نے مسئلہ کی ابتداء میں ذکر کی ہیں۔

آپ ﷺ کو اللہ رب العالمین نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ حدیث کے مطابق فیصلہ کریں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَاكَ ﴾(النساء ۱۰۵). کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے آپ ﷺ کی طرف نازل کی ہے کہ جس کا نام حدیث ہے، اس میں احکامات اللہ نے دکھائے ہیں گویا یہ کہا کہ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان حدیث سے فیصلہ کریں کیونکہ یہ آپ ﷺ کو اللہ نے دکھائی ہے، خواہش و رائے سے فیصلہ کرکے اس کی مخالفت نہ کریں و گرنہ آپ ظالمین میں سے ہو جائیں گے اللہ کے اس فرمان کے مطابق: ﴿وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم مِّن م بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴾(البقرة ۱۴۵).

ترجمہ: "اور اگر تو نے ان کی خواہشات کی پیروی کی اس علم کے بعد جو تیرے پاس آیا ہے، تو بے شک تو اس وقت ضرور ظالموں سے ہوگا۔"

اگر ہر فرقہ اسکے ساتھ اپنے آپ کو جوڑے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک یہ گمان بھی کرے کہ وہ کتاب اللہ ، سنت رسول ﷺ کے ساتھ تمسک اختیار کیے ہوئے ہے اور وہی مستحق نجات ہے کیونکہ اس نے ان (قرآن اور سنت) کو تھام رکھا ہے۔

چند اہم سوالات

✓ جو شخص بھی اپنے آپ کو اس (فرقہ ناجیہ) کے ساتھ جوڑے گا اس سے

(مندرجہ ذیل سوالات کیے جائیں گے)

✓ سوال: کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ جو شخص ان (قرآن وحدیث) کے ساتھ تمسک اختیار نہیں کرے گا وہ نجات کا مستحق نہ ہوگا؟

جواب: کیوں نہیں (نجات کے لئے اس کے ساتھ تمسک لازم ہے)۔

✓ سوال: کیا نجات کا راستہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے ساتھ تمسک اختیار کرنے میں ہے؟!

جواب: جی ہاں۔

سوال: کیا کتاب اللہ وہ حدیث نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا جس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہیں (اسی سے) ہم نے مسئلہ کی ابتداء میں چند آیات ذکر کی ہیں؟!

جواب: کیوں نہیں۔

سوال: کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت حدیث نہیں ہے؟!

جواب: کیوں نہیں۔

سوال: کیا اس کے ساتھ تمسک اختیار کرنے والے کو اس کا ماننے والا شمار نہیں کریں گے؟

جواب: کیوں نہیں۔

سوال: کیا طریقہ نجات اہل الحدیث ہونے میں نہیں ہے؟!

اگر جواباً وہ کہے کہ نہیں (طریقہ نجات کے لئے اہل الحدیث کا ہونا لازم نہیں ہے) تو اس پر مدلل گفتگو کو دہرایا جائے گا، جب تک وہ خوشی یا ناخوشی اس بات کا اقرار نا کرلے اس وقت تک یہ بات ثابت کی جائے گی (کہ طریقہ نجات اہل الحدیث ہونے میں ہی ہے) کیونکہ اس شخص کے پاس بھاگنے یا پناہ لینے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔اور اگر اس کا جواب یہ ہو کہ طریقہ نجات اہل الحدیث ہونے میں ہی ہے، تو اس سے کہا جائے گا کہ فرقہ ناجیہ وہ فرقہ ہے جس کو اہل الحدیث کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، جو اس کی مخالفت کرے گا وہ ہلاک ہوگا، جو اس فرقے کے منہج کو اپنائے گا وہ نجات پائے گا۔تو تم کو چاہیے کہ اس فرقے میں سے ہو جاؤ جو اللہ کی رحمت سے نجات پائے گا۔اور اس کو چھوڑ کر رسوا مت ہونا۔اسی بات کو ہم بیان کرنا چاہتے تھے۔ وباللہ التوفیق

فرقوں کی وجہ تسمیہ

اصول: دینی فرقوں، خصوصاً اسلام کے نام پر جو فرقے بنے ہیں ان کے نام ان کے افعال و نظریات سے مشتق ہیں۔

ذیل میں چند فرقوں کی وجہ تسمیہ بیان کی جارہی ہے۔

شیعہ : ان کو شیعہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات پر اکسایا تھا کہ ان لوگوں سے مقابلہ کرنے کے لئے میدانِ جنگ میں اتریں جس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دشمنی اور لڑائی کی ہے۔

خوارج: مسئلہ تحکیم میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر خروج کرنے کی وجہ سے ان کو خوارج کہا جاتا ہے۔

معتزلہ: (۱) حسن بصری رحمہ اللہ اور اہل حق کی مجلس سے علیحدگی اختیار کرنے والوں کو معتزلہ کہا

جاتا ہے۔(یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے مسئلہ تقدیر کے متعلق اپنے نظریات کا اظہار کیا۔
(۲)ان کومعتزلہ اس وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے علی ومعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔(صحیح قول پہلا ہے)

جہمیہ: ان کو یہ لقب جہم بن صفوان کی رائے واتباع کرنے کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

قدریہ: ان کو یہ لقب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا انکار کرنے ،اس میں مشغول (کلام کرنے) ہونے کی وجہ سے دیا گیا ان کا کہنا ہے کہ جو کچھ اس کائنات میں ہورہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے نہیں بلکہ بندوں نے کیا ہے۔


اہل الرائے: ان کو اہل الرائے اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کتاب اللہ وسنت رسول ﷺ کے مقابلے میں اپنی آراء کی اتباع کی ہے۔

رافضیہ : ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرنے والوں کو رافضیہ کہا جاتا ہے۔

کرامیہ : محمد بن کرام کے مذہب کو اختیار کرنے اور اس کی اتباع کرنے والوں کو کرامیہ کہا جاتا ہے۔

ان تمام فرقوں کو یہ نام اس لئے دیئے گئے تھے جب ان کے اندر اس کے مطابق اعمال،افعال وعقائد داخل ہوگئے تھے۔اور یہاں سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ جس جماعت میں جو اعمال وعقائد ہوں اس کے مطابق ہی ان کو لقب دیا جاتا ہے۔


اہل الحدیث: اسی طرح اہل الحدیث کو یہ لقب اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ وہ قرآن وحدیث

کو(آراء واقوال پر) ترجیح دیتے ہیں اور اسی کے ساتھ تمسک اختیار کرتے ہیں، باقی تمام (احکامات جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں) کو ترک کردیتے ہیں۔یہی لوگ قرآن وسنت کے ساتھ تمسک اختیار کیے ہوئے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں۔

بس یہی لوگ نجات پانے والے، ہدایت یافتہ، کامیاب ہونے والے ہیں۔

عقلی دلیل

صحیح ترین تعبیر جو عقل مند دین دار پر مخفی نہیں ہے کہ ہر بادشاہ، امام، سردار، فاتح، عالم کے آثار (نشانات) اسی شہر وعلاقہ میں باقی رہتے ہیں جس میں اس کی پیدائش ونشونما ہوئی ہو، اسی طرح جن مقامات پر اس نے قیام کیا ہو، جو ان کے قریب کے علاقہ جات ہیں۔ جیسا کہ امویہ کی علامات شام ومضافات میں، عباسیہ کی علامات عراق ومضافات میں، سامانیہ (ایک فارسی مجوسی شخص جس کا نام سامان تھا اس کی طرف نسبت ہے) کی علامات ماوراء النھر ومضافات میں ہیں۔ ان کے متعلق (یعنی حالات کی) تلاش کرنے والا ان علاقوں کی طرف ہی قصد کرے گا نہ کہ دوسرے علاقوں کا، کیونکہ اسے صحیح معلومات وہیں سے ملیں گی (جہاں ان کی نشونما ہوئی)۔ یہی حالات مذاہب کے ہیں، کیونکہ وہ مذہب اسی ملک وشہر یا بستی میں ہوتا ہے جہاں اس امام کی اقتداء کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حجاز ومضافات میں مذہب امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ، تہامہ، مصر ومضافات میں مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، خراسان ومضافات میں کوفیوں کا مذہب، عراق ومضافات میں احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب، طوس ومضافات میں محمد بن اسلم کا مذہب، بلخ ومضافات ترمذ میں جہم بن صفوان کا مذہب، کوفہ ومضافات میں مذہب شیعہ غالب ہیں۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی سنت، آثار وسیرت کا طلبگار اس جگہ جائے گا جہاں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی، آپ ﷺ نے نشونما پائی، آپ ﷺ قیام پذیر ہوئے۔ آپ ﷺ نے احکامات نافذ کیے، نبوت کا اظہار کیا، جو شریعت کا مرکز، وحی کا مہبط ہے۔، وہ مکہ ومدینہ اور اس کے اردگرد کے علاقہ جات ہیں۔ جب وہ ان جگہوں پر جائے گا تو اس پر حدیث (قرآن وسنت) کا مذہب ظاہر ہوگا۔ اس کے علاوہ کوئی اور مذہب نظر نہیں آئے گا۔

یہ بات ہر بچہ، بوڑھا جان جائے گا، اور سلف صالحین سے بھی یہی مذہب ملے گا۔

تب تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس مذہب پر محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے وہ مذہبِ حدیث (قرآن وحدیث) ہے۔

اسی طرح انسانی طبیعت اس شخص سے متنفر ہوتی ہے جو رائے اور ہوائے نفس سے برأت کا تو اظہار کرے لیکن وہ ان القابات سے برأت کا اظہار نہ کرے جو مختلف فرقوں نے اپنائے ہیں۔ جیسے شیعہ، خوارج، مرجیہ، قدریہ وغیرہ۔ ایسی برأت پر اُسے کسی طعن و تشنیع کا سامنا نہیں کرنا پڑتا بلکہ دل خوشی و اطمینان کا اظہار کرتا ہے، یہاں تک کہ جب کوئی حدیث سے برأت کا اظہار کرے تو دل آگے بڑھ کر اس کا انکار کرتا ہے۔ زبانیں طعن کرتی ہیں، ملامت کرنے والے عیب جوئی کرتے ہیں۔ تو یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ دینِ اسلام میں حدیث کو ایک خاص مقام حاصل ہے، نفوسِ سلیمہ کے ہاں جو عزت حدیث کی ہے کسی اور مذہب کی نہیں ہے۔

امت کے فرقوں میں سے کوئی بھی حدیث سے براءت کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ جو یہ دعویٰ کرے وہ بالاتفاق مطلقاً کافر ہے۔ امت میں ایک گروہ بلکہ کئی گروہ ایسے پائے جاتے ہیں جو حدیث (قرآن وحدیث) کے سوا تمام (مسالک) کو باطل سمجھتے ہیں اور جو حدیث (قرآن وحدیث) کی مخالفت کرے یا اس کو باطل قرار دے اس کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ یہ سب سے عظیم دلیل ہے کہ مذہب الحدیث (قرآن وحدیث) کے ماننے والے ہی اصل ہیں جن سے بے وقوف ہی روگردانی اختیار کرتا ہے۔ جو دین کے احکامات سے جاہل ہے اس کو چاہیے کہ وہ دین کی تعلیم حاصل کرے۔

اسی طرح عقل صریح مذہب الحدیث (قرآن وحدیث) کے صحت کی گواہی دیتی ہے اور اس کی دوسرے مذاہب پر فضیلت کو تسلیم کرتی ہے۔ ہر مذہب والوں کو جو القابات دیئے گئے ہیں وہ اس وقت دیئے گئے جب انہوں نے اپنی نسبت اس مذہب کی طرف کی، اور وہ اُس لقب ایجاد کرنے والے شخص کے لئے بطورِ علامت بن گئے۔

کیونکہ انہوں نے اپنی نسبت نبی اکرم ﷺ کے علاوہ دیگر مذاہب (لوگوں) کی طرف کی ہے۔جیسا کہ شیعہ کو اس لئے شیعہ کہا جانے لگا کیونکہ وہ علی رضی اللہ عنہ،ان کے اقوال وآراء کو حجت سمجھنے لگے۔خوارج نے علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا اور حاکم ماننے سے نکل گئے اس لئے ان کو خوارج کہا جانے لگا۔اسی طرح تمام مذاہب کا حال ہے کہ ان کی انتہا ان کے ائمہ وسرداروں کی طرف ہے جیسا کہ جہمیہ کی جہم بن صفوان کی طرف اور قدریہ کی معبد الجہنی کی طرف وغیرہ وغیرہ۔

اگر اہل الحدیث یا دیگر لوگ اپنی نسبت حدیث کی طرف کرنا چاہیں تو انکو اپنی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی کرنی پڑے گی کسی اور کی طرف نہیں کیونکہ یہ با اعتماد و مضبوط مذہب ہے۔ (وباللہ التوفیق)

اسی طرح رسول مکرم ﷺ کی احادیث اور سلف صالحین کے اقوال اس کی صحت کے متعلق گواہی دیتے ہیں۔اگر دین دار وصاحب تحقیق شخص احادیث وآثار واقوال السلف کو تلاش کرے تو وہ پائے گا کہ وہ سب ان تمام مذاہب کی عیب جوئی کرتے اور ان کو اختیار کرنے والوں کی گمراہی کی گواہی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ حدیث جس میں نبی اکرم ﷺ نے قدریہ ومرجیہ کے متعلق خبر دی ہے ﴿ لُعِنَتِ الْقَدَرِيَّةُ وَالْمُرْجِئَةُ عَلَى لِسَانِ سَبْعِينَ نَبِيًّا ﴾ (7). ترجمہ:"قدریہ اور مرجیہ پر 70 انبیاء کی زبانی لعنت کی گئی ہے۔

---

(7):أخرجه ابن أبی عاصم فی ''السنة'' (325 و952) والطبرانی فی ''الکبیر'' (117/20) وفی ''مسند الشامیین'' (400) والبیهقی فی ''الاعتقاد'' (237) وفی ''القضاء والقدر'' (427) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مرفوعا به وللحدیث شواهد، وانظر ''الضعیفة'' (3785 و5581)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے

﴿صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَا تَنَالُهُمْ شَفَاعَتِي، وَلَيْسَ لَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْقَدَرِيَّةُ وَالْمُرْجِئَةُ﴾(8)

ترجمہ:"میری امت میں دو قسمیں ایسی ہیں جن کو میری شفاعت حاصل نہیں ہوگی اور نہ ہی ان کا اسلام میں سے کوئی حصہ ہے وہ قدریہ و مرجیہ ہیں۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے﴿ الْقَدَرِيَّةُ مَجوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، وَالْمُرْجِئَةُ يَهُودُهَا﴾(9)

ترجمہ:"اس امت کے مجوسی قدریہ اور یہودی مرجئہ ہیں۔"

---

(8):لفق المصنف بين حديثين ، فالطرف الأول ، أخرجه أبو نعيم فى ''الحلية " (254/9) ، وابن بطة فى ''الابانة'' (1220 و1523) ،وأما الطرف الثانى ، فأخرجه الترمذى (2149) وابن ماجه (62).

(9) : أخرج الطرف الأول منه أبو داؤد (6491) عن ابن عمرؓ به ، وتمامه (انَّ مرضوا فلا تعودهم ، وانْ ماتُوا فلا نشهدوهم)وحسنه الشيخ الالبانى فى ''ظلال الجنة'' (338).وأما الطرف الثانى من الحديث فلم أجده ، وانما رواه عبدالله بن أحمد فى '' السنة '' (723) ، والكلائى فى " أصول الاعتقاد'' (1809) ، وابن شاهين فى '' الكتاب اللطيف''(12) عن سعيد بن جبير موقوفا ، ولفظه : (المرجئة يهود القبلة) وفيه المغيرة بن عتيبة بن النهاس ، سكت عنه البخارى فى ''التاريخ الكبير" (1385) وسماه مغيرة بن عيينة بن عابس ، لكن تعقبه ابن أبى حاتم فى '' بيان خطأ البخارى'' (532) فقال : وانما هو النهاس ، سمعت أبى يقول : انما هو مغير بن عتيبة بن نهاس ، وليس للعباس معنى ، وذكره ابن حبان فى ''الثقات" (10957).

✓ اسی طرح دین میں نیا کام ایجاد کرنے والوں کے متعلق حالات اوران پر لعنت کا ذکر ملتا ہے۔(10).

✓ اوراسی طرح رافضیہ کے متعلق کہ ان کو قتل کرو کیونکہ وہ دین سے خارج ہیں۔(11).

---

(10):یشیر الی ما رواہ علیؓ مرفوعا : ''المدینة حرم'' ما بین عائر الی کذا ۔من أحدث فیها حدثا ، أو آوی محدثا ، فعلیه لعنة الله والملائکة والناس أجمعین ، لا یُقبل منه صرف ولا عدل''

أخرجه البخاری (1870) ومسلم (1370) ، وله شاهد عن أنس۔

✓ (11) : یشیر الی ما رواہ عبدبن حمید (698) عن ابن عباسؓ مرفوعا : (بکون فی آخر الزمان قوم ینبزون الرافضة ، یرفضون الاسلام ویلفظونه ، اقتلوهم فانهم مشرکون ''واسناده ضعیف ،فیه عمران بن زید الثعلبی ۔ قال الحافظ فی " التقرب" لئن ، وشیخه حجاج بن تمیم الجزری ۔قال الحافظ : ضعیف۔ ✓

پھراسی طرح خوارج اوران کے دین سے نکلنے کے متعلق بھی خبردی گئی ہے۔(12). اوراسی طرح ان کے متعلق بھی جو کہتے ہیں کہ: " **الإیمان باللِّسان...** " (13). ترجمہ:" ایمان زبان سے اقرار کا نام ہے۔" وغیرہ

ہم رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں اور صحابہ وتابعین کے اقوال میں کوئی ایسی بات نہیں پاتے کہ انہوں نے حدیث اوراس کے ماننے والوں کی عیب جوئی کی ہوئی ہو بلکہ ہم ان کی تعریف ہی پاتے ہیں، اوراسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام کررکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اور یہ بھی کہ اس کو کبھی چھوڑا نہ جائے۔

یہ وہ دلائل تھے جو ہم نے ذکر کیے ہیں باقی طوالت کے خوف سے ترک کردیئے ہیں جو کہ مذہب اہل الحدیث کے صحیح ہونے اوراس کے دنیاوی گمراہی اور اُخروی بدبختی سے بچنے پر دلالت کرتے ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اسی (فرقہ ناجیہ) پر زندہ رکھے اوراسی پر موت دے اور اسی پر ہمیں دوبارہ زندہ کرے کیونکہ وہی والی (مددگار) ہے۔اور جو ہم نے اس مجلس میں اس عنوان کے متعلق گفتگو کی ہے وہ الحمدللہ اس فن میں کافی (بہت زیادہ) ہے۔

---

(12) :(سَيَخرُجُ قَومٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ حُدَاثُ الأَسنَانِ سُفَهَاءُ الاَ حْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيرِ قَولِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَ هُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَلما لَقِيْتُهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِي قَتْلِهِمْ اَجرا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "أخرجه البخارى (6930) مسلم (1066)۔

(13) : يشير الى ما رواه ابن ماجه (65) من حديث عليؓ مرفوعا " الايمان معرفة بالقلب وقول باللسان ، وعمل بالأركان " وهو حديث موضوع كما قال الألبانى فى " الضعيفة" (2271)